احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 14 جون 2004ء 25 ربیع الثانی 1425 ہجری - 14 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 129

اہل قبور میں شمار کر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:۔

ایسا بن جا کہ گویا تو غریب الوطن اور مسافر ہے اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کر۔

(مسند احمد حدیث نمبر:4760)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قیام جماعت احمدیہ سے ایک سال قبل کا واقعہ ہے کہ حضرت چوہدری رستم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ایک گہرے دوست انتقال کر گئے حضرت مسیح موعود کو علم ہوا تو حضور نے انہیں ایک بصیرت افروز مکتوب سپرد قلم فرمایا ذیل میں اس اہم مکتوب کا متن ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

عنایت نامہ پہنچا۔ اس عاجز کے ساتھ ربط ملاقات پیدا کرنے سے فائدہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کو بدلا جائے۔ تا عاقبت درست ہو۔ سندر داس کی وفات کے زیادہ غم سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا ہر ایک کام انسان کی بھلائی کے لئے ہے۔ گو انسان اس کو سمجھے یا نہ سمجھے جب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد بیعت ایمان لینا شروع کیا۔ تو اس بیعت میں یہ داخل تھا کہ اپنا حقیقی دوست خدا تعالیٰ کو ٹھہرایا جاوے اور اس کے ضمن میں اس کے نبی اور درجہ بدرجہ تمام صلحاء کو اور بغیر حلت دینی کے کسی کو دوست نہ سمجھا جائے۔ یہی .... ہے۔ جس سے آج کل کے لوگ بے خبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... یعنی ایمانداروں کا کامل دوست خدا ہی ہوتا ہے۔ وبس۔ جس حالت میں انسان پر بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کا حق نہیں۔ تو اس لئے خالص دوستی محض خدا تعالیٰ کا حق ہے۔ صوفیاء کو اس میں اختلاف ہے۔ کہ جو مثلاً غیر سے اپنی محبت کو عشق تک پہنچاتا ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے اکثر یہی کہتے ہیں کہ اس کی حالت حکم کفر کا رکھتی ہے۔ گو احکام کفر کے اس پر صادر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بباعث بے اختیاری مرفوع القلم ہے تاہم اس کی حالت کافر کی صورت میں ہے۔ کیونکہ عشق اور محبت کا حق اللہ جل شانہ کا ہے۔ اور وہ بددیانتی کی راہ سے خدا تعالیٰ کا حق دوسرے کو دیتا ہے اور یہ ایک ایسی صورت ہے جس میں دین و دنیا دونوں کے وبال کا خطرہ ہے۔ راستبازوں نے اپنے پیارے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اپنی جانیں خدا تعالیٰ کی راہ میں دیں۔ تا توحید کی حقیقت انہیں حاصل ہو سو میں آپ کو خالصاً للہ نصیحت دیتا ہوں۔ کہ آپ اس حزن و غم سے دستکش ہو جائیں۔ اور اپنے محبوب حقیقی کی طرف رجوع کریں۔ تا وہ آپ کو برکت بخشے اور آفات سے محفوظ رکھے۔

والسلام خاکسار

غلام احمد از قادیان یکم مارچ 1888ء

(الحکم 28 مارچ 1909ء صفحہ3)

حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

ضرورت انسپکٹران / محررین

تحریک جدید میں انسپکٹران / محررین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں، تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ مورخہ 17 جون 2004ء بروز جمعرات تک امیر / پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوادیں۔ امیدوار کا ایف۔اے / ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ بی اے / بی ایس سی بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست دہندگان کمپیوٹر یا اکاؤنٹس کا تجربہ رکھتے ہوں۔ امیدوار کی عمر 35 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدواران کا تحریری امتحان مورخہ 21 جون 2004ء بروز پیر صبح 10:00 بجے بیت المحمود (کوارٹرز تحریک جدید) میں ہوگا۔ تحریری امتحان کے لئے نصاب حسب ذیل ہوگا۔

1۔ قرآن مجید پہلا نصف پارہ (ترجمہ کے ساتھ)
2۔ نماز مکمل۔ ترجمہ کے ساتھ
3۔ پہلی دس احادیث (چالیس جواہر پارے)
4۔ کتب حضرت مسیح موعود (اسلامی اصول کی فلاسفی اور کشتی نوح)
5۔ انگریزی / حساب۔ مطابق معیار F.Sc`F.A
6۔ عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

(وکیل الدیوان تحریک ربوہ)

فون 213563 فیکس 04524-212296

زرعی امور کے بارے میں مشورے

بمقام مبشر مارکیٹ بالمقابل گندم گودام دارالرحمت غربی ربوہ میں اسٹیٹ کیئر آفس کے نام سے قائم دفتر میں زمیندار بھائیوں کیلئے زرعی امور کے بارے میں مشوروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ نیز مطالعہ کیلئے لٹریچر کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ باغات، فصلات، فش فارمنگ، پولٹری فارمنگ اور جانور پالنے کے بارے میں مشورے کیلئے مندرجہ ذیل اوقات میں تشریف لائیں۔

صبح 9:00 بجے تا 12:00 بجے دوپہر
شام 6:00 بجے تا 10 بجے رات

(نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

(فون:213653)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

128

پرحکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

پُرحکمت طریق

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود کلک کے قلم سے لکھا کرتے تھے۔ اور ایک وقت میں چار چار پانچ پانچ قلمیں بنوا کر اپنے پاس رکھتے تھے۔ تا کہ جب ایک قلم گھس جاوے۔ تو دوسری کے لئے انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ اس طرح روانی میں فرق آتا ہے۔ لیکن ایک دفعہ جبکہ عید کا موقع تھا۔ میں نے حضور کی خدمت میں بطور تحفہ دو ٹیڑھی نبیں پیش کیں۔ اس وقت تو حضرت صاحب نے خاموشی کے ساتھ رکھ لیں۔ لیکن جب میں لاہور واپس گیا۔ تو دو تین دن کے بعد حضرت کا خط آیا۔ کہ آپ کی وہ نبیں بہت اچھی ہیں۔ اور اب میں ان ہی سے لکھا کروں گا۔ آپ ایک ڈبیہ ویسے نبوں کی بھیج دیں۔ چنانچہ میں نے ایک ڈبیہ بھجوا دی۔ اور اس کے بعد اس قسم کی نبیں حضور کی خدمت میں پیش کرتا رہا۔ لیکن جیسا کہ ولایتی چیزوں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ کچھ عرصے کے بعد مال میں کچھ نقص پیدا ہوگیا۔ اور حضرت صاحب نے مجھ سے ذکر فرمایا۔ کہ اب یہ نب اچھا نہیں لکھتا۔ جس پر مجھے آئندہ کے لئے اس ثواب سے محروم ہو جانے کا فکر دامنگیر ہوا۔ اور میں نے کارخانے کے مالک کو ولائیت میں خط لکھا۔ کہ میں اس طرح حضرت مسیح موعود کی خدمت میں تمہارے کارخانہ کی نبیں پیش کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تمہارا مال خراب آنے لگا ہے۔ اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ حضرت صاحب اس نب کے استعمال کو چھوڑ دیں گے۔ اور اس طرح تمہاری وجہ سے میں اس ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ اور اس خط میں میں نے یہ بھی لکھا کہ تم جانتے ہو کہ حضرت مسیح موعود کون ہیں؟ اور پھر میں نے حضور کے دعوے وغیرہ کا ذکر کر کے اس کو اچھی طرح دعوت الی اللہ بھی کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کا جواب آیا۔ جس میں اس نے معذرت کی۔ اور ٹیڑھی نبوں کی ایک اعلیٰ قسم کی ڈبیہ مفت ارسال کی۔ جو میں نے حضرت کے حضور پیش کر دی۔ اور اپنے خط اور اس کے جواب کا ذکر کیا۔ حضور یہ ذکر سن کر مسکرائے۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب جو اس وقت حاضر تھے۔ ہنستے ہوئے فرمانے لگے کہ جس طرح شاعر اپنے شعروں میں ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف گریز کرتا ہے۔ اسی طرح آپ نے بھی اپنے خط میں گریز کرنا چاہا ہو گا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں نبوں کے پیش کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے دعاوی کا ذکر شروع کر دیا۔ لیکن یہ کوئی گریز نہیں۔ زبردستی ہے۔ (ذکر حبیب ص 322)

صبر و تحمل

حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں جو گندے اشتہارات گالیوں کے شائع ہوا کرتے تھے، ان کو حضور ایک الگ بستے میں رکھتے رہتے تھے۔ چنانچہ ایسے اشتہاروں کا ایک بڑا بستہ بن گیا تھا۔ جو ہمیشہ آپ کے کمرے میں کسی طاق میں یا صندوق میں محفوظ رہتا تھا۔

(ذکر حبیب ص 40)

چار ہزار افراد کی بیعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 2001ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن لکھتے ہیں کہ ذوگو پن تروسی (Zougou Pantroussi) نامی گاؤں میں جب ہمارا وفد دعوت الی اللہ کے لئے پہنچا تو لوگوں نے ہمارا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے طفیل ہمیں کوئی تازہ نشان دکھائے تا ہمارے دل مضبوط ہوں۔ انہوں نے ہمارے معلم بشابی محمد صاحب سے کہا تم دعا کرو کہ اللہ ہمیں بارش دے۔ ہم تین ہفتوں سے بارش کے منتظر ہیں اور یہ جون کا مہینہ ہے اور ہمیں بارش کی سخت ضرورت ہے اگر دس دن کے اندر بارش ہوگئی تو پھر ہم احمدیت قبول کرلیں گے۔

معلم بشابی محمد نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور دعا کی ”اے اللہ تو ان کو اپنا عرفان دے اور ان کو آگاہ کر دے کہ تو ساری طاقتوں والا قدیر خدا ہے اور ان لوگوں نے تجھ سے دس دن کے اندر بارش مانگی ہے مگر میں تجھ سے آج ہی مانگتا ہوں نہ کہ کل“۔ دعا کے بعد ہمارا وفد دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا کہ آسمان پر ہر طرف بادل ہی بادل امڈ آئے اور بارش شروع ہوگئی اور تین گھنٹے مسلسل بارش جاری رہی۔ اس معجزہ کو دیکھ کر ہم سب خداتعالیٰ کے حضور سجدہ ریزہ تھے۔ اس نشان کو دیکھ کر امام صاحب ہمارے معلم کے پاس آئے اور کہا خدا کی قسم آپ لوگ خدا کے بندے ہیں۔ یہ کہہ کر امام صاحب ہر طرف گئے اور لوگوں سے کہا کہ یہ لوگ خدا والے ہیں جو آج اس گاؤں میں آئے ہوئے ہیں۔ اور اسی روز رات ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار ہزار افراد نے بیعت کرلی۔

(الفضل سالانہ نمبر 28 دسمبر 2001ء)

سالانہ تقریب تقسیم اسناد و انعامات

مورخہ 19 مئی 2004ء صبح 9 بجے عائشہ دینیات اکیڈمی و مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم اسناد و انعامات لجنہ ہال ربوہ میں منعقد ہوئی۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مہمان خصوصی تھیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد پرنسپل عائشہ اکیڈمی نے ادارہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس میں بتایا گیا کہ ادارہ کے دو سیکشن ہیں۔ مدرسۃ الحفظ طالبات اور دینیات کلاسز۔ مدرسۃ الحفظ میں کل 60 طالبات کی گنجائش ہے۔ ان کو تین احزاب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حفظ کلام پاک کے لئے تین سال کا عرصہ مقرر ہے۔ اس کے بعد چھ ماہ میں دو دو دہرائیاں کروائی جاتی ہیں۔ جس کے بعد سینئر حافظہ ٹیچر ٹیسٹ لیتی ہیں اور آخر میں فائنل امتحان ہوتا ہے جو محترم پرنسپل صاحب مدرسۃ الحفظ برائے طلباء لیتے ہیں۔ اس میں کامیابی پر طالبہ سند کی مستحق کہلاتی ہے۔ دوران سال 15 طالبات نے یہ امتحان پاس کیا۔ سب سے کم مدت میں قرآن کریم حفظ کرنے کا ریکارڈ ریحانہ احمد رمشہ صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ نے قائم کرنے کا اعزاز حاصل کیا، یہ مدت 11 ماہ اور 14 دن ہے۔ محترم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم نے سال گزشتہ سے طالبات کے لئے تعلیمی کارکردگی پر انعامی وظیفہ مقرر کیا ہے۔ نیز نظارت تعلیم کی طرف سے تمام طالبات کو وقفہ میں روزانہ ریفرشمنٹ، دودھ اور بسکٹ/انڈے/پھل کی صورت میں دی جاتی ہے۔ ہر ماہ ایک دفعہ یوم والدین منعقد کیا جاتا ہے جس میں والدین کی شمولیت لازمی ہوتی ہے۔ طالبات کی ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ دی جاتی ہے۔ اور طالبات کے عمومی مسائل زیر بحث لا کر حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ادارہ کا دوسرا حصہ عائشہ دینیات کلاس پر مشتمل ہے جس کا دورانیہ دو سال کا ہوتا ہے۔ یہ چار سمیسٹرز میں مکمل ہوتا ہے۔ نصاب میں قرآن کریم باترجمہ (مکمل) از تفسیر صغیر، قرآن کریم ناظرہ، حفظ قرآن بمطابق نصاب، کتب احادیث، تاریخ اسلام و تاریخ سلسلہ، حفظ عربی قصیدہ، کتب سلسلہ، ابتدائی عربی گرائمر اور عربی کتب شامل ہیں۔

دینیات کلاس میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک ہے۔ ایف اے۔ بی اے پاس بچیاں بھی داخلہ لیتی ہیں۔ سال رواں میں ایک ایم۔ اے پاس طالبہ بھی تھیں۔ عمر کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ شادی شدہ خواتین ادارہ کی طالبات تھیں۔ اس کے علاوہ سال رواں کے سمیسٹر دوئم میں 30 اور سمیسٹر چہارم میں تعداد 11 رہی۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے طالبات میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے اور طالبات کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ حافظات روزانہ حفظ قرآن کو دہراتی رہیں۔ نیز انہوں نے حافظات اور طالبات کو قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے اور احکام قرآن پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

آخر پر محترمہ بیگم صاحبہ محترم پیر معین الدین صاحب نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ آخر میں مہمانات گرامی کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئیں۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی۔ ربوہ)

حقیقی ایمان

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

ایک ماں کو اس کے بچہ کی خدمت کے لئے اگر صرف دلائل دیئے جائیں اور کہا جائے کہ اگر تم خدمت نہیں کروگی تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو یہ دلائل اس پر ایک منٹ کے لئے بھی اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ وہ اگر خدمت کرتی ہے تو صرف اس جذبہ محبت کے ماتحت جو اس کے دل میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ایمان العجائز ہی انسان کو ٹھوکروں سے بچاتا ہے۔ ورنہ وہ لوگ جو حیل و حجت سے کام لیتے ہیں اور قدم قدم پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں حکم کیوں دیا گیا ہے اور فلاں کام کرنے کو کیوں کہا گیا ہے وہ بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور ان کا رہا سہا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ لیکن کامل الایمان شخص اپنے ایمان کی بنیاد مشاہدہ پر رکھتا ہے۔ وہ دوسروں کے دلائل کو تو سن لیتا ہے مگر ان کے اعتراضات کا اثر قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوتا ہے۔ منشی اروڑے خان صاحب جو حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق تھے ان کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر تم مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک دفعہ تقریر سن لو تب تمہیں پتہ لگے کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں وہ کہنے لگے میں نے ایک دفعہ ان کی تقریر سنی، بعد میں لوگ مجھ سے پوچھنے لگے اب بتاؤ کیا اتنے دلائل کے بعد بھی مرزا صاحب کو سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ میں نے کہا، میں نے تو مرزا صاحب کا مونہہ دیکھا ہوا ہے۔ ان کا مونہہ دیکھنے کے بعد اگر مولوی ثناء اللہ صاحب دو سال تک بھی میرے سامنے تقریر کرتے رہیں۔ تب بھی ان کی تقریر کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جھوٹے کا مونہہ تھا۔ بے شک مجھے ان کے اعتراضات کے جواب میں کوئی بات نہ آئے میں تو یہی کہونگا کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ غرض حکمت کا معلوم ہونا ایک کامل مومن کے لئے ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ایمان عقل کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ مشاہدہ پر مبنی ہوتا ہے (تفسیر کبیر جلد دوم ص 279)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

قسط نمبر 8

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مباحثہ کے دوران ایک عالم جن کا نام غالباً مولوی احمد جان قندھاری تھا جب انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے دلائل پر غور کیا تو وہ ان کی قوت اور برتری کے قائل ہو گئے اور احمدیت کی صداقت ان پر ظاہر ہوگئی اور انہوں نے فتنہ کے خوف سے کچھ عذرات پیش کر کے اپنے آپ کو مباحثہ سے الگ کرلیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 ستمبر 1999ء)

جب بحث کرنے والے علماء پر اپنی کمزوری واضح ہوگئی اور وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے سوالات کے جواب دینے سے عاجز آ گئے اور ان کے دلائل کا رد نہ کر سکے تو انہوں نے سردار نصراللہ خان کو اطلاع دی کہ صاحبزادہ صاحب پر پورے طور پر کوئی الزام لگانا مشکل ہے۔ اس ناکامی کو معلوم کر کے سردار نصراللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے پاس بلوایا۔ جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو سردار نصراللہ خان نے کہا کہ یہ شخص میرے دربار کو پلید کر رہا ہے اسے دور کھڑا کرو۔ اس پر سپاہیوں نے آپ کو زنجیروں سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔

سردار نصراللہ خان اٹھا اور دربار میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ میں اگلے جہان سے آیا ہوں۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں تو آسمان سے نہیں آیا اگر میں وہاں سے آیا ہوتا تو تمہارے باپ کے بارہ میں خبر دیتا کہ وہ کس ہاویہ میں پڑا ہے۔ اس پر سردار نصراللہ خان حضرت صاحبزادہ صاحب سے مخاطب ہوا کہ تم اس طرح مت کہو اور میرزا کی بات چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں ماردوں گا۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ (۔) اس پر سردار نصراللہ خان بولا کہ یہ شخص تو ابھی تک قرآن پڑھتا ہے اسے میرے دربار سے دور کرو۔

سردار نصراللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب پر کفر کا فتویٰ لگوانے کی بہت کوشش کی اور پراپیگنڈا کیا اور مختلف طریقوں سے امیر حبیب اللہ خان پر دباؤ ڈالتا اور اس کو ڈراتا رہا۔

سردار نے امیر سے کہا کہ یہ شخص جنوبی علاقوں میں بڑا اثر ورسوخ رکھتا ہے اگر اسے جلد قتل نہ کیا گیا تو افغانستان میں احمدیت پھیل جائے گی اور بالآخر آپ کو افسوس ہوگا۔ امیر نے کہا کہ میں نے یہ معاملہ میزان التحقیقات میں بھجوادیا ہے وہاں سے کاغذات آ جائیں تو پھر فیصلہ کروں گا۔ اس پر سردار نصراللہ خان نے کہا کہ اگر آپ اس کو ملزم قرار دینے کے لئے کاغذات کا انتظار کرتے رہے تو یہ سن لیں کہ جو حالات مجھے بتائے گئے ہیں ان کے مطابق نہ اس شخص پر کوئی الزام لگتا ہے اور نہ ہی اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جاسکتا ہے۔

اس پر امیر حبیب اللہ خان نے کہا کہ پھر اب کیا ہو گا۔ اس پر سردار نصراللہ خان نے کہا کہ اگر سیاسی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا اب بندوبست نہ کیا گیا تو بڑا نقصان ہوگا۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 ستمبر 1999ء)

سردار نصراللہ خان کی مخالفت کی وجہ

جناب قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں اخوند صاحب سوات ملا عبدالغفور کے دو مشہور مرید تھے۔ ایک کا نام ملا نجم الدین ہدہ تھا جو مہمند علاقے میں رہتے تھے اور دوسرے پیر مانکی شریف سجادہ نشین علاقہ خٹک تھے جن کا نام ملا عبدالوہاب تھا۔ اگرچہ یہ دونوں اخوند صاحب سوات کے مرید تھے لیکن باہم اختلاف اور عداوت پیدا ہوگئی تھی۔ پیر صاحب مانکی شریف کی یہ تعلیم تھی کہ چلم اور نسوار کا استعمال حرام ہے اور نماز میں تشہد میں رفع سبابہ درست نہیں۔ سرحد کے قبائلی جو اپنے زعم میں بے قصور انگریزوں کو قتل کرتے ہیں اور اسے جہاد قرار دیتے ہیں ان کا یہ فعل حرام ہے کیونکہ جہاد بالسیف مسلمان بادشاہ کے بغیر درست نہیں۔

اس کے بالمقابل ملا صاحب ہڈہ قبائلی قتل وغارت کو جو وہ انگریزوں کے خلاف کرتے تھے جہاد کے نام سے موسوم کرتے تھے اور لڑنے والوں کو غازی قرار دیتے تھے۔ انہوں نے رفع سبابہ کو اپنے مریدوں پر لازمی قرار دے دیا تھا اور چلم اور نسوار کے استعمال کو حرام نہیں قرار دیتے تھے۔

ان دونوں پیروں کے اختلافات باہمی عداوت اور قتل وغارت تک پہنچ گئے اور اس کا اثر سوات، بنیر، باجوڑ، علاقہ مہمند، آفریدی وخٹک تک پہنچ گیا اور افغانستان میں بھی ان اختلافات نے خصومت کی شکل اختیار کرلی۔ سردار نصراللہ خان کا تعلق ملا صاحب ہڈہ سے تھا کیونکہ وہ بھی انگریزوں سے جنگ وجہاد کا شائق تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب چونکہ احمدی تھے اور اس بناء پر ظالمانہ قتل وغارت کے مخالف تھے اس لئے سردار نصراللہ خان حضرت صاحبزادہ صاحب کا مخالف ہوگیا اور ان کو نقصان پہنچانے کے لئے تاک میں رہتا تھا۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 38,37)

سردار نصراللہ خان کے اصرار اور دباؤ میں آ کر دو ملا حضرت صاحبزادہ صاحب کے خلاف فتویٰ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ ان کے نام قاضی عبدالرزاق ملائے حضور امیر اور قاضی عبدالرؤف قندھاری تھے۔ ان ملانوں نے اپنے فتویٰ میں یہ لکھا کہ اس سے قبل عبدالرحمٰن نام ایک شخص کو امیر عبدالرحمٰن خان نے قتل کروایا تھا اس پر بھی یہی الزام تھا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہے جن پر ہندوستان کے علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے اس لئے اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں لہٰذا ہم بھی یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ مولوی عبداللطیف کو بھی کافر سمجھا جائے اور اس جرم میں سنگسار کیا جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 ستمبر 1999ء)

انگریز انجینئر Mr. Frank A Martin جس کا پہلے ذکر آ چکا ہے بیان کرتا ہے:

''جب امیر حبیب اللہ خان کو ملا (صاحب) کے قادیان جانے اور ایک نئے عقیدہ کے قبول کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا علم ہوا تو اس کے حکم کے مطابق ان کو قید کر کے کابل لایا گیا جہاں امیر نے اس کے بیان لئے لیکن انہوں نے ایسے معقول جوابات دیئے کہ وہ ان میں کوئی ایسا امر نہ پاسکا جو انہیں کافر اور واجب القتل ٹھہراتا ہو۔ اس کے بعد ملا (صاحب) کو سردار نصراللہ خان کے پاس بھجوایا گیا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کا مذہبی علم ایک ملا سے بھی زیادہ ہے لیکن سردار نصراللہ خان بھی ان پر کوئی الزام نہ قائم کر سکا۔ اس پر بارہ ملاؤں کی ایک جیوری قائم کی گئی جس نے آپ سے سوالات کئے لیکن یہ لوگ بھی کوئی ایسی بات معلوم نہ کر سکے جس کی بناء پر ان کو سزائے موت دی جا سکتی۔ اس کی رپورٹ امیر کو کی گئی لیکن اس نے کہا کہ اس شخص کو سزا دی جانی ضروری ہے۔ چنانچہ ان کو بعض ملاؤں کے پاس بھجوایا گیا جنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ انہیں ایک کاغذ پر دستخط کرنے ہونگے جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ یہ شخص مرتد اور سزائے موت کا مستحق ہے لیکن ملاؤں کی اکثریت اس رائے پر قائم رہی کہ اس کا قصور ثابت نہیں ہوتا۔ اس پر ان ملاؤں میں سے دو کو سردار نصراللہ خان نے سمجھا بجھا کر آمادہ کرلیا اور انہوں نے سزائے موت کا فتویٰ دے دیا۔

(ملخص از کتاب Under The Absolute Amir" by Frank A Martin صفحہ 204,201)

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جب عصر کا آخری وقت ہوا تو کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور آخر بحث میں شہید مرحوم سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر مسیح موعود یہی قادیانی شخص ہے تو پھر تم عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہو۔ کیا وہ واپس دنیا میں آئیں گے یا نہیں۔ تو انہوں نے بڑی استقامت سے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور اب وہ ہرگز واپس نہیں آئیں گے۔ تب وہ لوگ .... گالیاں دینے لگے اور کہا اب اس شخص کے کفر میں کیا شک رہا اور بڑی غضبناک حالت میں یہ کفر کا فتویٰ لکھا گیا''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 54)

حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کئے جانے کا فیصلہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''بعد اس کے کہ فتویٰ کفر لگا کر شہید مرحوم قید خانہ میں بھیجا گیا۔ صبح روز دوشنبہ کو شہید موصوف کو سلام خانہ یعنی خاص مکان دربار امیر صاحب میں بلایا گیا۔ اس وقت بھی بڑا مجمع تھا۔ امیر صاحب جب ارک یعنی قلعہ سے نکلے تو راستہ میں شہید مرحوم ایک جگہ بیٹھے تھے۔ ان کے پاس سے ہو کر گزرے اور پوچھا کہ اخوند زادہ صاحب کا کیا فیصلہ ہوا۔ شہید مرحوم کچھ نہ بولے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان لوگوں نے ظلم پر کمر باندھی ہے مگر سپاہیوں میں سے کسی نے کہا کہ ملامت ہوگیا یعنی کفر کا فتویٰ لگ گیا''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 56)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

''وہ فتویٰ کفر رات کے وقت امیر صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا اور یہ چالاکی کی گئی کہ مباحثہ کے کاغذات ان کی خدمت میں عمداً نہ بھیجے گئے اور نہ عوام پر ان کا مضمون ظاہر کیا گیا۔ یہ صاف اس بات پر دلیل تھی کہ مخالف مولوی شہید مرحوم کے ثبوت پیش کردہ کا کوئی رد نہ کر سکے۔ مگر افسوس امیر پر کہ اس نے کفر کے فتویٰ پر ہی حکم لگایا اور مباحثہ کے کاغذات طلب نہ کئے۔ حالانکہ اس کو چاہئے تو یہ تھا کہ اس عادل حقیقی سے ڈر کر جس کی طرف عنقریب تمام دولت وحکومت کو چھوڑ کر واپس جائے گا خود مباحثہ کے وقت حاضر ہوتا۔ بالخصوص جب کہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس مباحثہ کا نتیجہ ایک معصوم بے گناہ کی جان ضائع کرنا ہے۔ تو اس صورت میں مقتضا خدا ترسی کا یہی تھا کہ افتاں وخیزاں اس مجلس میں جاتا۔ اور نیز چاہئے تھا کہ قبل ثبوت کسی جرم کے اس شہید مظلوم پر یہ سختی روانہ رکھتا کہ ناحق ایک مدت تک قید کے عذاب میں اس کو رکھتا اور زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے شکنجہ میں اس کو دبایا جاتا اور آٹھ سپاہی برہنہ شمشیروں کے ساتھ اس کے سر پر کھڑے کئے جاتے اور اس طرح ایک عذاب اور رعب میں ڈال کر اس کو ثبوت دینے سے روکا جاتا۔ پھر اگر اس نے ایسا نہ کیا تو عادلانہ حکم دینے کے لئے یہ تو اس کا فرض تھا کہ کاغذات مباحثہ کے اپنے حضور میں طلب کرتا۔ بلکہ پہلے سے یہ تاکید کر دیتا کہ کاغذات مباحثہ کے میرے پاس بھیج دینے چاہئیں۔ اور نہ صرف اس بات پر کفایت کرتا کہ آپ ان کاغذات کو دیکھتا بلکہ چاہئے تھا کہ سرکاری طور پر ان کاغذات کو چھپوا دیتا کہ دیکھو کیسے یہ شخص ہمارے مولویوں کے مقابل پر مغلوب ہو گیا۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ55)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کو مباحثہ کے اختتام کے بعد جامع مسجد بازار کتب فروشی سے ایک جلوس کی صورت میں روانہ کیا گیا۔ پاپیادہ چوک پل خشتی میں سے ہو کر بازار ارک شاہی میں سے گزر کر دروازہ نقار خانہ تک پہنچے اور شاہی قلعہ میں داخل ہوئے۔ جب انہیں امیر حبیب اللہ خان کے دربار میں لایا گیا تو مولویوں اور عوام کا جم غفیر موجود تھا۔ سردار نصر اللہ خان نے دریافت کیا کہ کیا فیصلہ ہوا۔ اس پر لوگوں نے شور مچایا کہ صاحبزادہ ملامت شد

امیر حبیب اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہا کہ مولویوں کا فتویٰ تو کافر قرار دئے جانے کا ہے اور سنگسار کرنے کی سزا تجویز کی گئی ہے اگر آپ کوئی صورت توبہ کی پیدا کریں تو نجات مل سکتی ہے۔

اس موقعہ پر سردار نصر اللہ خان نے اپنے قلبی بغض وعناد کا مظاہرہ کیا اور خود علماء کا فتویٰ تکفیر ورجم پڑھ کر سنایا اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ آپ اطمینان رکھیں امیر صاحب آپ کی مرضی اور علماء کے فتویٰ کی ہی تصدیق وتائید کریں گے مگر وہ چاہتے ہیں کہ بطور اتمام حجت صاحبزادہ عبداللطیف کو کسی قدر مہلت دے کر توبہ کا موقعہ دیں۔

اس وقت دربار میں ڈاکٹر عبدالغنی اور اس کے دو بھائی بھی موجود تھے۔ انہوں نے دل کھول کر احمدیت کی مخالفت کی اور جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کیا۔

امیر حبیب اللہ خان نے اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کو توقیف خانہ بھجوا دیا''

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 46 تا 50)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''امیر صاحب جب اپنے اجلاس میں آئے تو اجلاس میں بیٹھتے ہی پہلے اخوندزادہ صاحب مرحوم کو بلایا اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ اب کہو کہ کیا توبہ کرو گے یا سزا پاؤ گے تو انہوں نے صاف لفظوں میں انکار کیا اور کہا کہ میں حق سے توبہ نہیں کر سکتا۔ کیا میں جان کے خوف سے باطل کو مان لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا اور توبہ کی حالت میں بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا۔ مگر شہید موصوف نے بڑے زور سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔

ان باتوں کو بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ ہم خود اس مجمع میں موجود تھے اور مجمع کثیر تھا۔ شہید مرحوم ہر ایک فہمائش کا زور سے انکار کرتا تھا اور وہ اپنے لئے فیصلہ کر چکا تھا کہ ضرور ہے کہ میں اس راہ میں جان دوں۔ تب اس نے یہ بھی کہا کہ میں بعد قتل چھ روز تک پھر زندہ ہو جاؤں گا۔ یہ راقم کہتا ہے کہ یہ قول وحی کی بناء پر ہوگا جو اس وقت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس وقت شہید مرحوم منقطعین میں داخل ہو چکا تھا اور فرشتے اس سے مصافحہ کرتے تھے۔ تب فرشتوں سے یہ خبر پا کر ایسا اس نے کہا۔ اور اس قول کے یہ معنی تھے کہ وہ زندگی جو اولیاء اور ابدال کو دی جاتی ہے چھ روز تک مجھے مل جائے گی اور قبل اس کے جو خدا کا دن آوے یعنی ساتواں دن میں زندہ ہو جاؤں گا۔ اور یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں۔ پس شہید مرحوم کا اسی مقام کی طرف اشارہ تھا۔

.... جب شہید مرحوم نے ہر ایک توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ56)

واقعہ ہائلہ شہادت

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے اور اسی رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈالی گئی۔ تب اس رسی کے ذریعہ شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے۔ اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ مع قاضیوں، مفتیوں اور دیگر اہل کاروں کے یہ دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا اور شہر کی ہزارہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشا کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جب کہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دئے گئے تھے امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔

تب شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال واطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں حق کے لئے مروں گا۔

تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے، کافر ہے، اس کو جلد سنگسار کرو۔ اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصر اللہ خان اور قاضی اور عبدالاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔

جب ایسی نازک حالت میں شہید مرحوم نے بارہا کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ قاضی نے کہا کہ آپ بادشاہ وقت ہیں آپ چلاویں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا جس پتھر سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی۔ پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید مرحوم پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو۔ یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔

پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہئے۔ بیان کیا گیا کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا 14 رجولائی کو وقوع میں آیا۔ اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان میں داخل ہیں کہ شہید مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کیونکہ امیر کے ظلم کو پورے طور پر ظاہر کرنا کسی نے روا نہیں رکھا اور جو کچھ ہم نے لکھا ہے بہت سے خطوط کے مشترک مطلب سے ہم نے خلاصۃً لکھا ہے۔ ہر ایک قصہ میں اکثر مبالغہ ہوتا ہے لیکن یہ قصہ ہے کہ لوگوں نے امیر سے ڈر کر اس کا ظلم پورا پورا بیان نہیں کیا اور بہت سی پردہ پوشی کرنی چاہی''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد20 صفحہ 58)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتی کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اف تک نہ کی، ایک چیخ تک نہ ماری''

(ملفوظات جلد10 صفحہ140)

سید احمد نور صاحب کا بیان ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا تو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ آپ راستہ میں تیزی سے اور خوش خوش جا رہے تھے۔ ایک مولوی نے پوچھا کہ آپ اتنے خوش کیوں ہیں ابھی آپ کو سنگسار کیا جانے والا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ہتھکڑیاں نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا زیور ہے اور مجھے یہ خوشی ہے کہ میں جلد اپنے پیارے مولیٰ سے ملنے والا ہوں۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 24)

حضرت صاحبزادہ صاحب کو کابل کے باہر شرقی جانب ہندوسوزان کے ایک میدان موسومہ بہ سیاہ سنگ میں سنگسار کیا گیا تھا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ 24 الفضل انٹرنیشنل 24 ستمبر 1999ء)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان کہ جب امیر حبیب اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ پر لگائے گئے فتویٰ کفر اور سنگساری کی سزا کے کاغذ پر دستخط کر دئے تو سردار نصر اللہ خان نے کابل میں موجود ملاؤں کو اطلاع کروا دی اور وہ ارک شاہی کے سامنے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ تب حضرت صاحبزادہ صاحب کو مقتل کی طرف لے جایا گیا۔ یہ ہجوم وزارت حربیہ کے سامنے سے گزر کر اس سڑک پر روانہ ہوا جو بالا حصار کو جاتی ہے۔ کابل کے شیر دروازہ سے گزر کر شہر سے باہر آئے۔ بالا حصار کا قلعہ کوہ آسامائی پر واقع ہے۔ یہ قلعہ اس وقت بطور میگزین استعمال ہوتا تھا۔ اس کی جانب جنوب ایک پرانا قبرستان ہے جس میں افغانستان کے امراء ورؤسا کی قبریں ہیں۔ اس کے قریب حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کرنے کے لئے ایک گڑھا قریباً اڑھائی فٹ گہرا کھودا گیا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو گاڑ دیا گیا۔ گاڑے جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب پر پہلا پتھر سردار نصر اللہ نے چلایا۔ مگر ایک روایت یہ بھی ہے کہ پہلا پتھر قاضی عبدالرزاق ملائے حضور نے پھینکا تھا اور اس کے ساتھ اس نے جوش میں آ کر کہا تھا کہ آج جو آدمی اس

باقی صفحہ 5 پر

بشیر احمد شاہد صاحب

محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کی یاد میں

خاکسار جس شفیق اور محسن ہستی کا ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ وہ سراپا محبت۔ شفقتوں اور دعاؤں کا پیکر تھا۔ ان کی زندگی کے اوراق کا جب میں نے مطالعہ کرنا چاہا تو ان کی زندگی کا لمحہ لمحہ دعاؤں۔ تقویٰ اور انکساری کا مجموعہ نظر آیا۔

میں نے جیسے ہی اپنے ماضی کی چشم تصور میں جھانکنے کی کوشش کی تو ان کے اوصاف حمیدہ کا ایک ایک پہلو اور نقش میرے دل و دماغ پر اپنی یادوں کے چراغ روشن کرتا چلا گیا۔ مجھے ان کے حسن اخلاق اور دلکش سیرت پر رشک آنے لگا۔ ان سے ملاقات کے وقت گفتگو کا آغاز ہی خدا تعالیٰ کے فضلوں سے شروع ہوتا اور اختتام عاجزانہ انکساری پر۔

میرا ان سے تعلق اس وقت قائم ہوا جب میں قادیان میں چھٹی کلاس کا سٹوڈنٹ تھا اور وہ ہماری کلاس کے عربی کے ٹیچر بنے۔ ان کا پیار بھرا انداز مجھے اب تک یاد ہے۔ ان کا پڑھانے کا دلفریب طریقہ کبھی نہ بھولے گا۔

زندگی میں ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خاص وصف پایا جاتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عنایت ہوتی ہے۔ میں نے آپ میں جو بڑی خوبیاں دیکھیں وہ تعلق باللہ، خلافت احمدیہ کی اطاعت اور ادب و احترام میں بلند تر مقام تھا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار خلافتوں کے مبارک عہد دیکھے اور چاروں خلفاء سے اپنا والہانہ تعلق قائم رکھا۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت دین کے لئے وقف رہا۔ آپ بڑے باہمت، بااصول، انتھک کام کرنے والے اور کام لینے کے اصولوں سے بہرہ ور تھے۔ آپ نے آخری دم تک ان اصولوں کو احسن طریق سے نبھایا۔ حیرت ہوتی تھی کہ یہ کس بے لوث جذبہ سے اپنی کمر ہمت باندھے ہوئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے لندن ہجرت کے بعد آپ نے جس ہمت۔ اور دن رات کی تگ و دو سے ملک کے دور دراز علاقوں کے دورے کر کے جماعت کے مالی نظام کو مستحکم کیا وہ قابل تعریف تھا اور خلیفہ وقت کی خوشنودی کا باعث بھی۔ آپ اپنے ماتحت عملہ سے بے حد شفقت سے پیش آتے۔ خاص کر دوران سفر دورہ جات کے موقعہ پر ان کی ہر قسم کی آسائش کا خیال رکھتے اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچنے دیتے۔

قادیان سے ہجرت سے قبل میرے ابا جان مرحوم سے دوستانہ تعلقات قائم ہو چکے تھے اور پاکستان میں آ کر اسے اور زیادہ استوار کیا۔ اور اخوت کے اس تعلق کو مزید آگے بڑھایا۔

پاکستان میں ہم لوگ فیصل آباد رہائش پذیر ہوئے اور آپ ربوہ میں۔ آپ دو۔ تین مرتبہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے مختلف امتحانات کے لئے سپرنٹنڈنٹ بن کر گورنمنٹ کالج فیصل آباد آئے اور ہمارے ہاں قیام فرماتے رہے۔ آنے سے پیشتر باقاعدہ اطلاع بھجواتے کہ میں فلاں تاریخ کو آ رہا ہوں اور اتنا عرصہ قیام کروں گا۔ آپ کے ساتھ کالج کی طرف سے مکرم لعل دین صاحب مددگار کارکن کے طور پر ہمراہ آتے۔ ہم ان کے تشریف لانے سے قبل ان کی طبیعت اور مزاج کے مطابق اہتمام کرتے تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ پھر امتحانات سے فارغ ہو کر جب واپس تشریف لے جاتے تو ہمیں بے شمار دعاؤں سے نوازتے اور بہت خوش ہوتے ہوئے فرماتے کہ ”یہاں مجھے اپنے گھر سے بھی زیادہ آرام میسر آیا ہے اور یہ محض میرے خدا تعالیٰ کا مجھ پر فضل اور انعام ہے جو آپ لوگوں کے طفیل ملا ہے“۔ اور پھر ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے الوداع ہوتے۔ ادھر ہم اپنی جگہ بہت خوش ہوتے کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں ان کی خدمت کا موقعہ عطا کیا ہے۔ اس طرح دونوں طرف سے یہ محبت اور خلوص کے رشتے روز بروز اور زیادہ پختہ ہوتے چلے گئے۔ اور ایک دوسرے کے دلوں میں احترام بڑھتا گیا۔

1983ء میں خاکسار ان کا سمدھی بن گیا۔ اور اس رشتہ کے قائم ہونے پر انہوں نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ اور پھر دو خاندانوں میں ایک نیا بندھن اور ایک دوسرے کے قریب تر ہوتے چلے گئے۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو 6 بیٹوں سے نوازا سب بیٹے اپنے قابل احترام والدین کے بے حد اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے۔ اسی طرح آپ کی چھ بہوؤں نے بھی کمال درجہ کی سعادت مندی کا ثبوت دے کر ان کے دل موہ لئے تھے۔ اور انہیں کبھی یہ گمان بھی نہ ہوا تھا کہ ان کی کوئی بیٹی نہیں ہے۔ آپ گاہے بگاہے سب بیٹوں کے گھروں میں جاتے۔ سب بہوؤں سے بیٹیوں سے۔ پوتے پوتیوں سے ملتے۔ بے حد شفقت اور پیار سے ان سے ملتے اور ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے واپس لوٹتے۔ جس سے ان کو دلی سکینت حاصل ہوتی۔ انہوں نے بھی اپنی سب بہوؤں بیٹیوں کے والدین سے بڑی عزت اور تکریم کا سلوک روا رکھا۔ اور سب کا تعلق قابل فخر ہے۔

یہ زندگی کتنی ناپائیدار ہے۔ خواہ ایک دن کی ہو یا سو برس کی آخرکار اس دنیا سے رخصت ہو کر آگے کو سدھارنا ہو گا۔ لیکن وہ ہستیاں کتنی خوش نصیب ہیں جنہیں اس دنیا میں عزت و اکرام ملے اور آخرت میں بھی اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے سرخرو ہوں۔ مجھے ایسے نیک وجودوں پر قابل فخر رشک آتا ہے جن کا انجام اس قدر حسین ہو۔ وہ تو اپنی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور نوازشوں کا ذکر کرتے ہوئے نہ تھکتے تھے۔ اکثر کہا کرتے۔ میری تو کوئی حیثیت ہی نہ تھی مگر خدا تعالیٰ نے مجھ پر ان گنت انعام کئے ہیں جن کا میں شکر ادا ہی نہیں کر سکتا۔

آخر میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ ان کی روح کو بھی اعلیٰ روحانی انعامات سے نوازے جیسے وہ اس دنیا سے خوش و خرم رخصت ہوئے ہیں۔ اے میرے پیارے خدایا تو انہیں کروٹ کروٹ اپنے بلند درجات سے نوازتا رہنا۔

سید سہیل احمد شاہ صاحب

جماعت احمدیہ پرتگال کے پروگرام

27 فروری 2004ء کو مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مربی سلسلہ سپین کے زیر صدارت جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم ناصر احمد صاحب نے کلمۃ اللہ کے عنوان پر کی۔ جلسہ کی دوسری تقریر مکرم بشیر احمد صاحب نے بعنوان احمدیت نے دنیا کو کیا دیا کی۔ مکرم الحاج خالد محمود صاحب سیکرٹری تربیت نے بعنوان حضرت مصلح موعود کی سیرت کے درخشاں پہلو پر کی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں حضور کے تعلق باللہ۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم و عشق مسیح موعود اور آپ پر یقین کامل پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔

مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مربی سلسلہ سپین نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے بعد حضور کے دور خلافت میں غیر معمولی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت سے حضور کی توقعات پر بھی روشنی ڈالی۔ احباب جماعت کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کی اور دعا کروانے کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس موقعہ پر خاص طور پر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ میں 30 افراد شامل ہوئے۔

تربیتی کلاس

یہ کلاس مورخہ 29 فروری 2004ء کو 11 بجے زیر نگرانی مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب شروع ہوئی۔ آپ نے تلاوت قرآن کریم کے بعد زیر دعوت احباب کو جماعت کا تعارف کروایا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں امام مہدی کی آمد کی تفصیل بتانے کے بعد دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ تمام پروگرام پرتگیزی زبان میں جاری رہا۔ پروگرام میں 7 افراد شامل ہوئے۔ 5 نومبائعین، 2 زیر دعوت ان کے علاوہ لوکل احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ دونوں زیر دعوت دوست (جن کا تعلق گنی بساؤ سے ہے۔) حضرت مسیح موعود کی صداقت کو قبول کرتے ہوئے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ثابت قدم رکھے۔ کلاس کے بعد تمام احباب کی تواضع کی گئی۔ اس طرح ایک بجے دوپہر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ تمام احباب نے نماز ظہر ادا کی اور اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پرتگال کی اس مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ صفحہ 4

پر پتھر پھینکے گا وہ جنت میں مقام پائے گا۔

جب حضرت صاحبزادہ صاحب کی پیشانی پر پہلا پتھر لگا تو آپ کا سر قبلہ رخ جھک گیا اور آپ نے یہ آیت پڑھی: ”انت ولی فی الدنیا (۔)

آپ کی شہادت 17/ربیع الاول 1321ھ مطابق 14/جولائی 1903ء واقعہ ہوئی۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 50 تا 53)

ایک نئے ملک کی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے زیر سایہ تحریک جدید کے ذریعہ احمدیہ جماعت چھ سات ممالک سے بڑھ کر 176 ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے اور یہ ترقی کا سلسلہ بفضل خدا جاری و ساری ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

”اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آ رہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔“

جہاں حضور کا یہ اظہار ہمارے لئے مسرت اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوا ہے وہاں ہمارے لئے لمحہ فکریہ بھی پیدا کرنے کا باعث ہونا چاہئے کہ ہم وقت کے تقاضے کے مطابق اپنے محبوب امام کی خدمت میں تحریک جدید کیلئے مالی قربانیاں پیش کریں۔ اندریں صورت ہر فرد جماعت کا وعدہ تا حد استطاعت ہونا ازبس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36604 میں بشیر احمد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر 63 سال بیعت 1954ء ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع دارالیمن شرقی ربوہ مالیتی -/125000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ 3 ایکڑ دو کنال واقع 226/TDA ضلع لیہ مالیتی -/250000 روپے۔ 3۔ بیرون ملک مقیم بچوں نے میرے نام سے درج ذیل جائیداد خریدی ہے۔ i۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع دارالبرکات ربوہ مالیتی -/2000000 روپے۔ ii۔ پلاٹ رقبہ 8 مرلے واقع دارالفضل ربوہ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد ولد محمد ابراہیم دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد طاہر پسر موصی

مسل نمبر 36606 میں محمد یونس احمد خادم ولد سردار احمد خادم قوم جٹ سپرا پیشہ ٹیچر عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ رقبہ 15 مرلے واقع دارالرحمت شرقی ربوہ مالیتی -/600000 روپے۔ 2۔ پلاٹ رقبہ 12 مرلے۔ واقع نصرت آباد ربوہ مالیتی -/125000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد محترم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یونس احمد خادم ولد سردار احمد خادم دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ ولد غلام حیدر باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 36607 میں طاہرہ یونس زوجہ محمد یونس احمد خادم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے چار تولے مالیتی -/28000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ یونس زوجہ محمد یونس احمد خادم دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 36608 میں فرحانہ نصیر زوجہ نصیر احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 154.470 گرام مالیتی -/110000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرحانہ نصیر زوجہ نصیر احمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد قریشی ولد محمد احسن قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام احمد باجوہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 36609 میں محمد زاہد ولد رائے ظہور احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ دوکانداری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد زاہد ولد رائے ظہور احمد بھٹی دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام اسلام ولد حشمت علی دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہد وصیت نمبر 32683

مسل نمبر 36610 میں محمد اشرف ججہ ولد چوہدری رحمت اللہ ججہ قوم جٹ ججہ پیشہ پنشنر و ملازمت عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکور پارک ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 12 کنال واقع گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ مالیتی -/330000 روپے۔ بینک بیلنس -/306000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (3700+4800) روپے ماہوار بصورت (پنشن + تنخواہ) مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ (بصورت ٹھیکہ) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اشرف ججہ ولد چوہدری رحمت اللہ ججہ شکور پارک ربوہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر مبارک محمود اشرف پسر موصی گواہ شد نمبر 2 چوہدری ادریس احمد ولد چوہدری محمد اسحاق شکور پارک ربوہ

مسل نمبر 36611 میں تنویر کوثر بیوہ ڈاکٹر منور احمد صاحب قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/48000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ تنویر کوثر بیوہ ڈاکٹر منور احمد ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق خان ولد چوہدری عبدالحئی خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان وصیت نمبر 30720

مسل نمبر 36612 میں مسعودہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد اقبال خان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 193 گرام 920 ملی گرام مالیتی -/126050 روپے۔ 2۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے مالیتی -/500000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسعودہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد اقبال خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد خان ولد ڈاکٹر محمد اقبال خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ولد عبدالرزاق خان ناصر آباد جنوبی ربوہ

مسل نمبر 36613 میں فریدہ بشریٰ بنت ڈاکٹر محمد اقبال خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری

وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور وزنی 47.910 گرام مالیتی-/31155 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فریدہ بشریٰ بنت ڈاکٹر محمد اقبال خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد خان برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ ولد عبدالرزاق خان ناصر آباد جنوبی ربوہ

مسل نمبر 36614 میں ناصر احمد خان ولد ڈاکٹر محمد اقبال خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ناصر احمد خان ولد ڈاکٹر محمد اقبال خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30820

مسل نمبر 36615 میں طیبہ کریم بنت ڈاکٹر محمد اقبال خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی لاکٹ وزنی 15.880 گرام مالیتی-/10330 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طیبہ کریم بنت ڈاکٹر محمد اقبال خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد خان برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ ولد عبدالرزاق خان ناصر آباد جنوبی ربوہ

مسل نمبر 36616 میں امتہ الشکور بنت منور احمد خان قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الشکور بنت منور احمد خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور احمد خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30820

مسل نمبر 36617 میں حامدہ نورین بنت محمد نواز احمد ورک قوم ورک پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حامدہ نورین بنت محمد نواز احمد ورک ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق ولد عبدالحئی خان ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30820

مسل نمبر 36618 میں شاہدہ نسرین بنت محمد نواز احمد ورک قوم ورک پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شاہدہ نسرین بنت محمد نواز احمد ورک ناصر آباد جنوبی ربوہ۔گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 20841 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30820

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆مکرم انوار اقبال ثاقب صاحب مربی سلسلہ و متخصص تاریخ وسیرت لکھتے ہیں خاکسار کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 5/جون 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور پرنور نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام عالیہ صدف عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم مبشر احمد اختر صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد سلطان خان صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

☆مکرم محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال کور پور چیمہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ میرا پوتا انس احمد (عمر 15 سال) ابن مکرم ڈاکٹر محمد عثمان صاحب دائیں کولہے کی شدید درد کے باعث سخت بیمار ہے اور ساتھ بخار بھی شدت اختیار کر جاتا ہے۔فیملی پرائیویٹ ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کی درخواست دعا ہے

☆مکرم سعید سہیل صاحب دارالرحمت غربی لکھتے ہیں۔میری بہو مکرمہ صائمہ کاشف جرمنی میں بہت زیادہ بیمار ہیں اور وہاں ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔

☆ مکرم جلال الدین شاد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا نواسہ سرفراز احمد عمر سوا دو سال جو مکرم ظفر احمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا پوتا ہے ایک ماہ سے بوجہ نمونیہ بیمار ہے نمونیہ بگڑ کر پھیپھڑے پر اثر انداز ہوا۔دو ہفتہ پہلے اتفاق ہسپتال لاہور میں پھیپھڑے کا آپریشن ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔اللہ تعالیٰ بچے کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور بعد کے مراحل میں ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

ضرورت باورچی

دارالضیافت ربوہ میں ایک ماہر باورچی کی ضرورت ہے۔ جو ہر قسم کے پاکستانی، انگریزی اور چائینز کھانے پکانے کا ماہر ہو۔اپنے تجربہ کی اسناد اور امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔

(نائب ناظر ضیافت۔دارالضیافت ربوہ)

اعلان داخلہ

AIR یونیورسٹی اسلام آباد نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(1)BBA. (2) BEE (3) BETE (4) BEMTS (5) MBA (6) MS (Leading To Ph.D) (7) B.Ed. (8) M.Ed.

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 جولائی 2004ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 10`11 جولائی 2004ء کو ہوگا مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان 6 جون 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

i-BBA- ii BCS iii BBA (MIS)

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 19 جون 2004ء ہے نیز داخلہ ٹیسٹ 27 جون 2004ء کو ہوگا۔مزید معلومات 6 جون 2004ء کے روزنامہ ڈان سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

فیڈرل پبلک سروس کمیشن اسلام آباد نے CSS 2004ء کے امتحان کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ امتحان 25 ستمبر 2004ء کو ہوگا جبکہ درخواست فارم 14 جون 2004ء سے دستیاب ہونگے اور 6 جولائی 2004ء فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ہے مزید معلومات روزنامہ ڈان مورخہ 6 جون 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

چھوٹے بچوں کیلئے شارٹ کورسز
چھوٹے بچوں کا کمپیوٹر کورس اپنی والدہ کے ہمراہ
دورانیہ کورس 50 دن
بچے کی فیس میں والدہ کا کمپیوٹر کورس بالکل فری
انگلش لینگویج کورس + کمپیوٹر کورس
MACLS کالج روڈ ربوہ فون نمبر 212088

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 14 جون 2004ء	
طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	4:59
زوال آفتاب	12:09
وقت عصر	5:09
غروب آفتاب	7:18
وقت عشاء	8:58

وانا میں بڑا فوجی آپریشن۔ پاکستان سیکیورٹی فورسز نے وانا میں مشتبہ دہشت گردوں کے خلاف بڑے آپریشن کا آغاز کر دیا ہے۔ آپریشن میں ہزاروں فوجیوں نے سینکڑوں گاڑیوں کے ساتھ پیش قدمی کی۔ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے بمباری بھی کی۔ جنگجوؤں کی طرف سے سخت مزاحمت کی گئی۔ بمباری سے درجنوں مکانات تباہ ہوگئے۔ وانا مکمل طور پر سیل کر دیا گیا کم از کم 35 دہشت گرد ہلاک اور 6 فوجیوں سمیت 15 سیکیورٹی اہلکار جاں بحق ہو گئے ہیں۔

دینی مدارس پر رجسٹریشن کی پابندی ختم۔ وفاقی وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ 11 / جون سے دینی مدارس کی رجسٹریشن پر پابندی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے تاہم نئے مدارس کی رجسٹریشن کی جائے گی۔ کالعدم تنظیمیں دینی مدرسوں کو بدنام کر رہی ہیں۔ حکومت ان مدارس کو سہولتیں دے گی جو دنیاوی علوم بھی پڑھائیں گے۔

دہشت گردوں کی پشت پناہی نہ کی جائے۔ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ مجلس عمل دہشت گردوں کی پشت پناہی نہ کرے۔ کراچی کے کور کمانڈر پر حملے میں وانا کے دہشت گرد براہ راست ملوث ہیں۔ امریکہ کو اس معاملے میں نہ گھسیٹا جائے۔

کراچی میں گھر گھر تلاشی۔ پولیس نے کراچی کے مختلف علاقوں کا محاصرہ کر کے گھر گھر تلاشی لی۔ ہسپتالوں پر چھاپے مارے۔ قبرستانوں کی نگرانی کی۔ گورکنوں سے تفتیش کے بعد 8 مشتبہ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ مذہبی تنظیموں کے خلاف جلد کریک ڈاؤن کا امکان ہے۔

پشاور اور اسلام آباد میں حملوں کا خطرہ۔ حکومت کو القاعدہ کے مطلوب افراد میں سے نیک محمد نے دھمکی دی ہے کہ وہ اپنی جنگ دوسرے شہروں تک پھیلا دیں گے اور کراچی کے بعد پشاور اور اسلام آباد کو بھی حملوں کا نشانہ بنائیں گے۔

دراندازی کم ہوگئی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی طرف سے دراندازی کم ہوگئی ہے۔ بھارت کے ساتھ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ امریکہ بھارت مضبوط تعلقات دونوں ملکوں کے حق میں بہتر ہیں۔

خوست میں 8۔ امریکی ہلاک۔ افغانستان کے صوبہ خوست میں بم دھماکہ سے 8 امریکی فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

عالمی بحران۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ عراق جنگ کے باعث عالمی بحران پیدا ہو گیا ہے جسے عالمی تعاون کے ذریعہ ختم کرنا ہوگا۔

دنیا کا سب سے بڑا سینڈوچ میکسیکو میں دنیا کا سب سے بڑا سینڈوچ تیار کیا گیا ہے اس میں استعمال کی گئی ڈبل روٹی کی لمبائی ساڑھے تین میٹر ہے اس پر 24۔ افراد نے کام کیا اس کا وزن 3178 کلوگرام ہے۔ قبل ازیں دنیا کا سب سے بڑا سینڈوچ برطانوی باشندوں نے تیار کیا تھا۔

تمباکو نوشی متعدد خطرناک بیماریوں کا باعث۔ ہے پاکستان سمیت دنیا بھر میں "ترک تمباکو" کا دن منایا گیا۔ ماہر ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ تمباکو نوشی بے شمار خطرناک بیماریوں سرطان، دل کے دورے، نظام انہضام، نظام تنفس، پھیپھڑوں کینسر کی رسولیوں اور جگر کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ سگریٹ میں نکوٹین کے علاوہ 100 سے زائد مضر صحت اجزا کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کمپنیاں اپنے برانڈ بیچنے کیلئے خطرناک اجزاء میں مسلسل اضافہ کر رہی ہیں۔ مٹھاس پیدا کرنے کیلئے سگریٹ میں شامل کیا جانے والا شہد تمباکو کے ساتھ جل کر سرطان پیدا کرتا ہے۔ کوکا نامی کیمیکل اجزاء سرطانی رسولیاں بناتے ہیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے جو ہارٹ اٹیک کا باعث بنتی ہے۔ پان میں تمباکو کھانے سے سرطان ہوتا ہے۔

خواتین کی ملازمتوں پر پابندی ختم سعودی عرب کی حکومت نے مختلف شعبوں میں خواتین کی ملازمت پر پابندی ختم کر دی ہے۔

الو

قدرت نے مختلف جانوروں کو حواس خمسہ میں سے کسی ایک حس میں عمومی طور سے زیادہ تیزی بخش کر ایسا کمال عطا کر دیا ہے کہ وہ جانور کرشمہ قدرت بن گیا ہے۔ الو کے دو بڑے بڑے کان ہوتے ہیں ان کی خصوصیت نرالی یہ ہے کہ ان کانوں کا زاویہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اتنا خفیف سا مختلف کہ دیکھنے میں محسوس بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اس مختلف زاویے کی وجہ سے کتنا فرق پڑ جاتا ہے یہ تو انجینئر حضرات کے جاننے کی بات ہے۔ جس طرح زمین کا سورج کے گرد مدار میں گھومتے وقت سیدھا ہونے کی بجائے ایک طرف کو ہلکا سا جھکاؤ ہی موسموں کی تبدیلی اور حیوانات و نباتات کے تمام نظام زندگی کا باعث ہے۔ اور ہم ایک آنکھ سے صرف دیکھ ہی سکتے ہیں جبکہ دو آنکھوں کی وجہ سے ہمیں اس چیز کے فاصلہ کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں اور اسی طرح ایک کان سے تو ہم محض سن ہی سکتے ہیں جبکہ دو کان ہمیں آواز کی سمت کا تعین کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ اسی طرح الو کے کانوں کے ہلکے سے مختلف زاویے نے اس کی سننے کی قوت اور آواز کی سمت اور فاصلہ کا تعین اس قدر یقینی بنا دیا ہے کہ گھپ اندھیرے میں گھاس پھوس کے اندر چھپے ہوئے کسی چوہے کی ہلکی سی سرسراہٹ کو محسوس کر کے عین اس جگہ سے چوہے کو اتنی صفائی سے اپنے پنجوں میں اچک کر لے جاتا ہے کہ نیچے مٹی تک نہیں ہلنے پاتی۔ ہے نا انجینئرنگ کا کمال!

بونا پن

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

"برائیٹا کارب کی علامت کو بعض ہومیو پیتھ ایک ہی لفظ میں بیان کرتے ہیں یعنی Dwarfishness، اسے اردو میں بونا پن کہا جا سکتا ہے .... اس کے ساتھ اگر چھوٹی طاقت میں سلیشیا بھی دی جائے یعنی 6x میں اور ساتھ کلکیریا فلور 6x ملالی جائے تو یہ قد بڑھانے کے لئے اکثر بہترین نسخہ ثابت ہوتا ہے"۔ (صفحہ:125)

اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
FIXED PRICE SHOP
کی طرف سے
جلسہ سالانہ UK مبارک
اقصیٰ چوک ربوہ

موسم برسات کی آمد آمد ہے گرمی دانوں اور پھنسی پھوڑوں سے بچنے کے لئے صندل کی گولیاں شادابی استعمال کریں۔ خون صاف کرتی ہے چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے۔ قیمت -/20 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

سی پی ایل نمبر 29

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T.T, FEBC, Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (e)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore
Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی